

## ماں کو دینے کے لیے رقم رکھی لیکن قبضہ سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

### سوال

بیٹا پردیس میں رہتا تھا، اور اس نے اپنی ماں سے کہا کہ: ماں! میں اپنی کمائی میں سے ایک رقم آپ کے لیے رکھ رہا ہوں، آپ لے لیں، لیکن ماں نے کہا کہ: جب تم واپس آؤ گے، تب تم سے لوں گی، ابھی اپنے پاس رکھو! یہ بات صرف ماں اور بیٹے میں ہوئی، تیسرا کوئی نہیں جانتا، اب اس کی ماں کا انتقال ہو گیا ہے، تو اب وہ جو رقم ہے، کیا وہ ماں کی وراثت میں جائے گی یا نہیں؟ اور اس کا استعمال کیسے کرے؟ کیا اپنی ذات پہ اس میں سے کوئی پیسہ لگا سکتا ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمائیں۔

### جواب

پوچھی گئی صورت میں جب اس رقم پر ماں کو اس کی زندگی میں قبضہ نہیں دیا گیا، تو وہ رقم ماں کی وراثت نہیں، بنی بلکہ اس رقم کا بیٹا ہی مالک ہے، وہ جس طرح چاہے اس کا جائز استعمال کرے۔ اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ:

شرعاً کسی چیز کا ہبہ (یعنی تحفہ) مکمل ہونے کے لیے قبضہ ضروری ہوتا ہے، اگر ہبہ مکمل ہونے سے پہلے واہب (یعنی تحفہ دینے والے)، یا موہوب لہ (یعنی جسے تحفہ دیا گیا) میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے، تو ہبہ باطل ہو جاتا ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں چونکہ ماں نے اس رقم پر قبضہ نہیں کیا، اور ماں کا انتقال ہو گیا، اس لیے وہ رقم شرعاً ماں کی ملکیت نہیں بنی، بلکہ بدستور وہ بیٹے ہی کی ملک ہے، اور مالک اپنی ملکیت میں جو چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

ہبہ مکمل ہونے کے لیے قبضہ ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے ”(وتتم) الهبة (بالقبض) الکامل“ ترجمہ: ہبہ قبضہ کاملہ کے ساتھ مکمل ہوتا ہے۔

اس کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ردالمحتار میں فرماتے ہیں: ”یشترط القبض قبل الموت“ ترجمہ: موت سے پہلے قبضہ کرنا شرط ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الہبۃ، جلد 8، صفحہ 573، مطبوعہ: کوئٹہ)

ہبہ تمام ہونے سے پہلے واہب یا موہوب لہ میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے تو ہبہ باطل ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق تنویر الابصار اور الدر المختار میں ہے ”(موت احد العاقدین) بعد التسليم، فلو قبله بطل“ ترجمہ: فریقین (واہب اور موہوب لہ) میں سے کسی ایک کی موت موہوبہ چیز سپرد کرنے کے بعد ہو تو یہ (رجوع سے مانع ہے) اور اگر سپرد کرنے سے پہلے ہو تو ہبہ باطل ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد 8، صفحہ 590، 591، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہل سنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”اگر ہبہ صحیحہ میں واہب بے قبضہ دینے مر جائے، تو ہبہ باطل ہو جاتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 19، صفحہ 191، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اپنے مملوکہ اموال میں ہر طرح کا جائز تصرف روا ہونے کے متعلق امام فخر الدین زلیعی حنفی علیہ الرحمہ تبیین الحقائق میں لکھتے ہیں: ”ثم اعلم أن للإنسان أن يتصرف في ملكه ما شاء من التصرفات ما لم يضر بغيره ضرراً ظاهراً“ ترجمہ: پھر جان لو کہ انسان کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپنی ملک میں جو چاہے تصرف کرے، جب تک کہ اس کا تصرف دوسرے کو واضح نقصان نہ پہنچائے۔ (تبیین الحقائق، جلد 4، صفحہ 196، دارالکتاب الاسلامی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4715

تاریخ اجراء: 19 رجب المرجب 1447ھ / 09 جنوری 2026ء



دارالافتاء  
DARUL IFTA AHLESUNNAT

**Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)**



[www.fatwaqa.com](http://www.fatwaqa.com)



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



[feedback@daruliftaahlesunnat.net](mailto:feedback@daruliftaahlesunnat.net)